

کا باپ کے لقب سے سرفراز فرما ہی تھا۔ یہاں شاعر نے خاکسار خاک چھاننے والا اور ابو تراب علی کا آپ کے الفاظ استعمال کر کے فصاحت و بلاغت سے کام لیا ہے۔ خاکسار اور ابو تراب دونوں کی نسبت علی سے ہے۔ گویا تمام خاکسار حضرت علی کی سنت پر عمل کرتے ہیں اس لیے یہ حضرت علی کے غلام ہیں چاند جیسے علی میں آنے ہوئے چہرے خالق حقیقی کے حضور جگہ ریز ہوئے تو ان کی جبینیں چاند کے مانند چمکنے لگیں۔

بچے سے نکلے شہ کے عزیزاں خوش خصال جن میں کئی تھے حضرت خیر النساء کے اہل
قاسم بنا گلبدن علی اکبر سا خوش خصال اک جا عقیل و مسلم و جعفر کے لونہال
سب کے رخوں کا نور سپہر بریں پہ تھا اٹھارہ آفتابوں کا غنچہ زمیں پہ تھا

فرہنگ:

خوش خصال: اچھی عادتوں والے خوش خصلت نیک خو

خیر النساء: عورتوں میں سے سب سے بہتر

لونہال: نیا پودا، نوسلولو، شیر خوار بچہ

سپہر: آسمان، فلک، چرخ

تشریح:

امام عالی مقام کے پکارنے پر تمام نیک خوا افراد خیموں سے باہر آ گئے جن میں حضرت فاطمہ الزہری کے کئی لال پوتے شامل تھے۔ ان میں امام حسن کے بیٹے امام قاسم، حضرت علی اصغر بن امام حسین علیہ السلام، عقیل اور مسلم کے کمسن بچے بھی موجود تھے۔ ان تمام افراد کے چہروں کے نور سے آسمان پر نور ہو گیا۔ زمین اٹھارہ سورجوں کا مجموعہ بن کر غنچے کے مانند نظر آنے لگی۔

وہ صبح اور وہ چھاؤں ستاروں کی اور وہ نور دیکھے تو عشق کرے ارنی گوے اوج طور
وہ چھاؤں سے قدرت اللہ کا ظہور وہ جا بجا درختوں پہ تسبیح خواں طور
گمشدہ نخل تھے وادی مینو اساس سے جنگل تھا سب بسا ہوا پھولوں کی باس سے

فرہنگ:

مجھے اپنا جلوہ دکھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر خدا سے درخواست کی تھی ”رب ارنی“ یعنی اے اللہ مجھے اپنا جلوہ دکھا تو جواب ملا ”لن ترانی“ یعنی تو مجھے نہ دیکھ سکے گا۔

بلندی، اونچائی، عروج، رفعت

جنت، بہشت، فردوس

خواب صورت، جس کی بنیاد جنت پر ہو

شرمندہ، شرمسار، نامدم

لا خوشبو

تشریح

سحری کے وقت ابھی ستاروں کی چھٹاں باقی تھیں۔ ہر طرف ایسا نور پھیلا ہوا تھا جیسا نور کوکبہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھ کر رانی (مجھے اپنا جلوہ دکھا) کہا تھا اور جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کو انور کہہ کر میرا جلوہ نہیں دیکھ سکا۔ پھولوں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہو رہی تھی اور ہر جگہ درختوں کا پتہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہے تھے۔ اس خوبصورت وادی کو دیکھ کر باغ شرمندہ ہوس رہے تھے۔ پہاڑ جگمگاتے ہوئے کی خوشبو سے مہکا ہوا تھا۔

ٹھنڈی ہوا میں سبز صبرا کی وہ لہک شرمائے جس سے افسانہ کی طرح وہ جھومنا درختوں کا پھولوں کی وہ مہک ہر جگہ گل چھوڑے شبنم کی وہ نظر ہیرے نعل تھے گوہر یکتا نذر تھے چہ بھی ہر قطر کے بخار کا نے

تشریح

ٹھنڈی ہوا میں صبرا کا سبزہ اس طرح لہک رہا تھا کہ اسے دیکھ کر آسمان کو چلانے والی افسانہ کی طرح ماحالے۔ درخت جھوم رہے تھے اور پھول مہک رہے تھے۔ پھول کی ہر تپا شبنم کی لہک تھک تھی تے دیکھ کر ہیرے اور موتی بھی شرمندہ ہوں۔ ہر درخت کے چہ موتیوں کے مانند ہنگ رہے تھے۔

قرباں صنعت غم آفرین کار
عاجز ہے قدرت شمرائے ہر شعہ
عالم تھا عمو قدرت رب مہار
فرہنگ:

آفرین کار: پیدا کرنے والا خالق حقیقی خدا تعالیٰ

صنعت ترصیع: شاعری کی ایک صنعت جس میں دونوں مصرعوں کے تمام الفاظ بالترتیب ہم وزن ہوتے ہیں

آشکار: ظاہر عیاں واضح

مہار: "عبد" کی جمع "علمانہ" سے

مینا: وہ ہنر کام جو نقشے اور پانچائی سونے کے ذریعہ اور برتن پر بناتے ہیں

تشریح

قدرت کی کارنگری پر قرباں ہے۔ ہر بہ صنعت ترصیع کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ بالکمال شعر کا ہر قدرت کے ہر کے سامنے مات تھا۔ ان صنعتوں کو سادہ لوح نہیں سمجھ سکتے۔ دنیا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھ رہی تھی۔ کوئی جگہ جہاں مینا کاری کی گئی ہو اس جنت جیسی خوبصورت جگہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

وہ نور اور دشت سہا سا وہ تھا
وہ جوش گل وہ تالہ مرغان خوش لہا
پھولوں سے سرسبز شجر سرخ پوش تھے
درجہ و رنگ و چہرہ و لباس کی سہا
سردی جگر کو پگھلاتی تھی صبح کی سہا
تھالے بھی تھی کے سہا گل لہریں تھے ۱۴

فرہنگ:

جنگل: صحرا، بیابان، میدان، رنگستان

دشت:

درجہ: تیز

رنگ: ایک قسم کا تیز

چہرہ: مور

تیز کی قسم کا ایک چھوٹا پرندہ: کوا

درخت: کھجور کا درخت

درختوں کے گرد پانی دینے کا کم گہرا گڑھا: وہ گڑھا جس میں درخت لگا یا جائے

تشریح:

نور نے جنگل کو خوبصورت بنا دیا تھا۔ تیز، رنگ، چہرہ اور مور اپنی اپنی آوازوں میں چپک رہے تھے۔ پھولوں پر جوانی آئی ہوئی تھی اور دلکش آواز والے پرندے گارہے تھے۔ صبح کی ہوا جگر کو پگھلاتی تھی۔ سرسبز بیڑوں پر سرخ رنگ کے پھول لگے ہوئے تھے۔ کھجور کے تھالے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی پھول بیچنے والے کی ٹوکریاں ہیں۔

وہ دشت وہ نسیم کے جھوکے وہ سبزہ زار
انہما جھوم جھوم کر شاخوں کا بار بار
خولیاں تھے زیرِ مکش زہرا جو آب کے
پھولوں سے جا بجا وہ گہرے آب دار
بالائے گل ایک جو بلبل تھا مکی ہزار
شبنم نے بھر دیے تھے کنوے گلاب کے ۱۵

فرہنگ:

گہرے آب دار: چمکدار، موتی

تشریح:

جنگل میں ہر سو سبزہ بچھا ہوا تھا اور صبح کے ہوا کے خوشگوار جھوکے آرہے تھے۔ پھولوں پر شبنم کنوے کے مانند دکھائی دیتی تھی۔ درختوں کی شاخیں بار بار جھوم جھوم کر اٹھ رہی تھیں۔ پھول ہزاروں کی تعداد میں تھے لیکن پھولوں کا عاشق بلبل صرف ایک تھا گلاب کی چچاں شبنم سے لبریز تھیں۔

خوشبو سے جن کی غلہ تھا جنگل کا عرض و طول
وہ باغ تھا لگا لگا کے خود ہے رسول
فلوں میں اک طرف تھے ریاض نبی کے پھول
ان کی زیب و نعب کا شانہ بتول ۱۶